فہرست امامیہ مشن بک ایجنسی لکھنؤ

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	[illegible]	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	[illegible]
۱	کائنات قبل از اسلام	۲/	۰/	۱۷	سکدۂ اسلام	۲/	۰/
۲	قاتلان حسین کی گرفتاری	۸/	۲/	۱۸	حصول اسلام کی حقیقت	۴/	۱/
۳	حجۃ دینیات	عہ/	۲/	۱۹	تقیہ	۴/	۰/
۴	وجیزۃ الاحکام	۴/	۱/	۲۰	میزان محبت	۲/	۱/
۵	صحیفہ تجلی	۸/	۱/	۲۱	تبرے کی حقیقت	۳/	۱/
۶	رجال بخاری حصۂ دوم	۶/	۱/	۲۲	حسین اور مذہب	۱/	۰/
۷	رسول کی بیٹی	ختم		۲۳	فتح مبین	۲/	۰/
۸	تاریخ ازدواج	۸/	۱/	۲۴	الشیعہ	۳/	۱/
۹	الہامی کلمات	۳/	۱/	۲۵	ثبوت تقیہ	۱۰/	۰/
۱۰	شہید اسلام	ختم		۲۶	ذاکری کی پہلی کتاب	۳/	۱/
۱۱	ثانی زہرا	ختم		۲۷	" حصہ دوم	۳/	۱/
۱۲	ہمارے رسول	۲/	۱/	۲۸	شادی خانہ آبادی	۲/	۰/
۱۳	ہماری خاتون جنت	۲/	۱/	۲۹	گاؤکشی اور مسلمان	۶/	۰/
۱۴	قاتلان عثمان	۵/	۱/	۳۰	ہمارے نبی	۱۰/	۰/
۱۵	مجالس ومجالس چہاردہ معصومین	عہ/	۲/	۳۱	ہدایت الاطفال	۱/	۰/
۱۶	شاہزادہ علی اصغر	۴/	۱/	۳۲	ہدیہ اصغریہ	۲/	۱/
				۳۳	الکل عصمت	۱۰/	۱۰/

ملنے کا پتہ: سکریٹری امامیہ مشن رجسٹرڈ نخاس لکھنؤ

پبلشر

سید مصطفٰے حسن رضوی سکریٹری امامیہ

مشن رجسٹرڈ لکھنؤ

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن رجسٹرڈ لکھنؤ

(۸۶)

بنات النبی (ص)

از روئے درایت و تحقیق

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس نادان محل روڈ لکھنؤ

محصول ۸ر

قیمت ۲ر

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

خدا اکیلا ہے۔ اور اُس کا کوئی شریک نہیں

ذات ایزدی میں ثنویت نہیں
رد زردشتیت

(مُصنّفہ)

(عالیجناب مولوی سید ندر حسن صاحب مولوی فاضل)

(گوپالپوری)

امامیہ مشن کے خدمات کا نمبر ۸۶

ابتک امامیہ مشن سے مختلف موضوعات پر رسائل شایع ہو چکے ہیں جن کا تمام تر تعلق اسلام اور اسلامیات سے تھا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ غیر سلامی عقائد کے متعلق بھی کچھ لکھا جاوے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک رسالہ "تناسخ پر مختصر بحث" شایع ہو چکا ہے اور یہ دوسرا رسالہ "ذرات ازلی نہیں" شایع کیا جا رہا ہے یہ رسالہ جناب مولوی سید نذر حسن صاحب مولوی فاضل ہیڈ مولوی ہائی اسکول۔ گوریا کوٹھی (سارن) کی تصنیفات میں سے ہے۔

امید ہے کہ افراد ملت اس خدمت کی قدر فرما کر اس کی اشاعت میں حصہ لیں گے۔ فقط والسلام

خادم ملت

سید مصطفےٰ احسن رضوی آنریری سکریٹری

۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ھ

بسمہ سبحانہ

خدا پرستوں میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو باوجود توحید پرستی کا دعویدار ہونے کے خدا (ایشور) کے ساتھ ساتھ دو چیزوں کو اور بھی دائم الوجود (انادی) مانتا ہے ایک روح دوسرے مادہ (پرمانوں) اس گروہ کا دعویٰ یہ ہے کہ "ہست سے ہستی ہے" یعنی اگر کسی چیز کا موجود ہوگا تو وہ موجود ہو سکتی ہے ورنہ نہیں، "اور نیست سے ہستی نہیں ہو سکتی" کیونکہ جب کوئی چیز خود موجود نہیں ہے تو اس سے دوسری چیز کیسے پیدا ہو سکتی ہے" مثلاً جبکہ مٹی موجود ہوگی (جب ہی آپ اس سے گھڑا) مکان یا دوسری چیزیں بنا سکیں گے اور موجود نہ ہونے کی صورت میں دوسری چیزیں کیسے بن سکیں گی اس لئے ضروری ہوا کہ ایشور کے ساتھ ساتھ اُس مادے (پرمانوں) کو بھی ہمیشہ سے موجود مانا جائے جس سے یہ مادی دنیا یا اس کی مادی چیزیں وجود میں لائی جا سکیں۔

چونکہ ہم کو اس رسالہ میں فقط مادہ (پرمانوں) کے ازلی ہونے اور نہ ہونے کو خود اُنھیں کی آسمانی کتابوں وید و شاستر وغیرہ سے دکھانا مقصود ہے اس لیے اس پر کوئی بڑی عقلی بحث نہیں کی جائیگی بلکہ سرسری طور پر دو ایک عقلی دلیلیں پیش کرتے ہوئے ویدوں کی مطلوبہ عبارتیں واضح کر کے تحریر کی جائیں گی۔

(عقلی دلیلیں)

مدعی کا دعویٰ :-

"ہست سے ہستی ممکن ہی، نیست سے ہستی ہرگز نہیں ہو سکتی"

مدعیوں کے دلائل کے اصلی دو ٹکڑے یہی ہیں۔

جزو اول کا بطلان۔ ہست سے ہستی یعنی موجود چیزوں سے دوسری چیزوں کو وجود میں لانے کا محتاج رہنا ان ذاتوں کے لئے ہی جنکی قدرت ناقص ہوگی جس طرح انسان کہ یہ بوجہ خدا کا معلول و محتاج ہونیکے قدرت کاملہ نہیں رکھتا، اور اپنی ناقص قدرت کی وجہ سے موجودہ چیزوں سے دوسری اور چیزوں کو بہ ترکیب دیگر موجود کر سکتا ہی بخلاف کامل القدرت ذات کے کہ وہ ہست سے ہستی کا محتاج نہوگا! ورنہ ایشور اور اُس کی پیدا کردہ چیزوں میں قدرت اور اختیار کے اعتبار سے کیا فرق باقی رہ سکے گا؟ اس لئے معلوم ہوا کہ وہ کامل القدرت ذات جو بہ عقیدہ آریہ سماجی بھائی ہست مطلق، راحت مطلق اور علم مطلق ہی کسی چیز کے وجود میں کسی دوسرے ہست یعنی مادہ کا محتاج نہ ہوگا۔

اب رہا یہ ٹکڑا کہ ایسی ذات نیستی سے ہستی میں کیسے لا سکتی ہی، ملاحظہ ہو نیست کے معنی ہیں موجود نہ ہونا، اس موجود نہ ہونیکی دو حیثیتیں ہیں۔

(۱) وہ ناموجود چیزیں جن کا مادہ تو موجود ہی مگر اُن کی ذات بعینہٖ موجود نہیں ہے جس طرح گھڑے کے لئے مٹی تو یہ نیستی جو درحقیقۃ نیستی نہیں ہی بلکہ

ہست ہو چکی ہے اور ناقص القدرت ذات کے ذاتی نقص کی وجہ سے آنکھوں پر پردہ
ہے اپنے وجود میں ناقص القدرت ذات یعنی انسان سے بھی وجود میں آسکتی ہے۔

نمبر ۲ وہ ناموجود چیزیں جن کا مادہ تک موجود نہیں ہے یہ قسم دو حالتیں رکھتی ہے
(۱) وہ نیستی جو ایشور کی ذات کے مقابل میں نیستی مطلق ہے تو اسے میں بھی مانتا ہوں کہ ایسی
نیستی سے ہرگز ہرگز کوئی چیز کبھی بھی ہستی یعنی وجود میں نہیں آسکتی (۲) وہ نیستی جو نیستی مطلق
نہیں بلکہ کسی آئندہ مصلحت کے ساتھ مقید ہے جس طرح آفتاب کے موجود ہونے پر روشنی
مقید ہے یا کسی دوست کے آنے پر آپ کا آنا معلق ہے تو ایسی نیستی کسی کامل القدرت ذات
کی قدرت متعلق ہونے کے وقت یقیناً وجود میں آسکتی ہے جس طرح کسی دوست کے آنے
پر آپ کا آنا بھی لازمی ہوتا ہے اگر آپ کسی وجہ سے مجبور نہ ہوں۔

غرض مختصر نیستی سے ہستی کا محتاج ہونا ناقص القدرت ذات کے لیے ہے اور نیستی
سے ہستی کا ہونا اگر نیستی سے نیستی مطلق مراد ہے صحیح ہے اور اگر نیستی مقیدہ تو غلط ہے نیستی
یعنی موجودہ چیزوں سے دوسری چیزیں موجود کر لینا یہ درحقیقت پیدا کرنا نہیں ہے
بلکہ پراگندہ متعدد چیزوں کی سابق صورتوں کو مٹا کر دوسری صورتیں پیدا کر دینا ہے
جسے ناقص القدرت ذات انسان بھی کر سکتا ہے جیسے مٹی سے گھڑا بنانا تیل سے
روشنی و بجلی پیدا کرنا، بخارات کو اٹھا کر پانی برسا لینا وغیرہ۔ ہاں اگر مادہ سچ مچ
موجود نہ ہو اور نیستی مطلقہ بھی نہ ہو تو اسے موجود کر کے اس سے عالم کو وجود میں
لانا یہ البتہ انسانی قدرت سے بالاتر اور کسی کامل القدرت ذات کا کرشمہ ہوگا۔

اصل مطلب کی ابتدا

ویدانتی بھائیوں کا یہ دعویٰ کہ "ذرات (پرمانوں) خدا کی ذات کے ساتھ ساتھ خود بھی ہمیشہ سے موجود ہیں..... الخ خود انکی کتابوں سے بھی مدلل نہیں ہوتا، بلکہ وید وغیرہ ان کے بطلان کا اظہار کر رہے ہیں۔ یہی دونوں باتیں ویدانتی منتروں کے ذریعہ آگے دکھائی جائینگی اور متفرق طریقوں سے مدلل کی جائیں گی۔

(پہلی صورت) قبل خلقت کچھ بھی نہ تھا۔ بجز ذات خدا کے۔

"یہ تمام کائنات جو نظر آرہی ہے، اس کو ایشور نے بنایا، وہی اسکی حفاظت کرتا ہے اور پرلے (فنا) کے وقت اس کے ذروں کو الگ الگ کرکے غیر محسوس کر دیتا ہے جس وقت یہ ذروں سے مل کر بنی ہوئی دنیا پیدا نہیں ہوئی تھی اس وقت اسَت (غیر محسوس حالت) تھی اس وقت ست (پرکرتی کائنات کی غیر محسوس حالت) بھی نہ تھی اور نہ پرمانو ذرات تھے، آکاش بھی نہ تھا، بلکہ اس وقت صرف پربرہم کی سامرتھ (قدرت) جو نہایت لطیف اور اس تمام کائنات سے پرم (برتر) اکارن (بے علت) ہے موجود تھی تمام کائنات اسی کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے..... الخ رگوید اشٹک ۸ ادھیائے

(۱۹۱۴) ۷، ورگ ۲ منترا منترجمہ آریہ پرتسنیدھی سبھا سد آریہ سماج صفحہ ۷، مطبوعہ لاہور"

اس منتر نے سماجی بھائیوں کے سارے مہمل عقیدوں کا جس فصاحت سے بطلان کیا ہے اگر رسالہ کے ضخیم ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا تو واضح کرتا، ذرا غور تو فرمایئے، منتر کے کیا کیا اشارے

ہیں "قبل پیدائش غیر محسوس حالت کا ہونا، پرکرتی کا بھی موجود نہ ہونا، پرمانو کا بھی موجود نہ ہونا آخر میں تو یہ بھی کہدیا ہے کہ قبل پیدائش دنیا صرف قدرت تھی، یہ کل کائنات اُسی ایشور کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے" میں منتر کے ایک باریک اشارے کی طرف آپکی توجہ پھیرنا چاہتا ہوں وہ پیدائش کائنات سے پہلے غیر محسوس حالت تھی، موجودہ ترقی یافتہ دنیا خوب جانتی ہے کہ ہوا جیسی لطیف و ہلکی اور آنکھوں سے نہ دیکھی جانے والی اور حرارت جیسی کیفیاتی چیزیں بھی برومیٹر اور تھرمامیٹر جیسے آلات سے جب محسوس کرلی جاتی ہیں اور اُن کا وزن معلوم ہو جایا کرتا ہے پھر پیدائش عالم کے پہلے آخر وہ کون سی اور کیسی حالت تھی جو ان ہوا و حرارت وغیرہ جیسی محسوس چیزوں سے بھی بڑھکر غیر محسوس تھی میری عقل سے باہر ہے، ہاں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ صرف ایک قدرتی چیز تھی جسے مذکورہ منتر میں کہا گیا ہے کہ "اس وقت صرف پربرہم کی سامرتھ (قدرت) جو لطیف اور بے علّت تھی .... موجود تھی" چنانچہ منوسمرتی ادھیائے ۱ اشلوک ۵ میں بھی اس حالت کو ناقابل تمیز و احساس اور الکشن (بے نام) بتایا ہے۔ پھر آگے بڑھکر ۲ سے ۶ منتر تک یہ لکھا ہے۔

"جب یہ کائنات پیدا نہیں ہوئی تھی، اس وقت فنا و بقا رات اور دن کچھ بھی نہ تھا یہ کائنات بالکل ہی غیر محسوس اور ناقابل تمیز تھی، پھر اُسی ایشور نے اُنھیں جو قائم اور فنا کرنیوالا ہے پیدا کیا .... الخ"

الغرض اس منتر سے ذرّوں کے بارے میں جتنے شبہے تھے کُل حل ہو گئے یعنی وہ فنا بھی ہوتے

ہیں اور قدرت خدا سے پیدا بھی ہوتے ہیں اور قبل خلقت کوئی محسوس چیز جس میں ذرے بھی شامل ہیں موجود نہ تھی اس لیے اب ذروں کا انادی (ازلی) ماننا بالکل ہی ویدانتی حکم کے خلاف ہے۔ ویدانتی بھائی ان امور پر غور کریں اور ایشور کی سچی توحید پر چلے آئیں جس توحید کی طرف خود وید بھی اشارہ کر رہا ہے اور اسے ہم آخری بحث میں بیان کریں گے

(دوسری صورت) فنا ہونے کے وقت ذرے بھی فنا ہو جاتے ہیں۔

۱ "جو کائنات پیدا ہو چکی اور جو موجود ہے اور جو آئندہ پیدا ہوگی کل کو پرمیشر نے بنایا ہے ... چونکہ وہ پرش ان وغیرہ کل کائنات فانی سے الگ ہے اس لیے وہ بذاتہ غیر مولود ہے اور سب کو پیدا کرنے والا ہے وہی اس کائنات کو اپنی قدرت سے بناتا ہے، اس کی کوئی اور علت نہیں ہے بلکہ سب کی اولین علت فاعلی اسی پرمیشور کو جاننا چاہیئے ... یجر وید ادھیائے ۳۱ منتر ۲۔ ترجمہ رگ وید بھاشیہ بھومیکا صفحہ ۳۰۷ بحوالہ بالا"

اس منتر سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے کل کائنات فانی ہے جس میں ذرے بھی ہیں، اور خدا کے سوا تمام کائنات مولود ہے بس غیر مولود اُسی کی ذات ہے پس اگر ذروں کو ہمیشہ سے موجود مانا جائے تو وہ بھی غیر مولود ٹھہر ینگے حالانکہ منتر صرف ایشور کے غیر مولود ہونے کو بتا رہا ہے

۲ "وہ پرش اس کائنات سے اوپر یعنی الگ ہے، یہ تمام کائنات اس پرماتما کی ذات میں قائم ہے اور پرلے (فنا) کے وقت اسی کی قدرت میں سما جاتی ہے۔ یجر وید

ادھیائے ۳۱ منتر ۴۔ ترجمہ رگوید بھاشہ صفحہ ۳۰۷ بحوالہ بالا۔۔۔"

یہ منتر بھی یہ بتا رہا ہے کہ تمام دنیا جس کے اندر ذرے بھی ہیں فنا ہو کر اس کی قدرت میں چلے جاتے ہیں اور فنا بھی ہوتے ہیں۔

۳۔ علیم کل اینتر کش (خلا بالائے زمین) کا قائم رکھنے والا ہے اور پرلے (تمام ذروں سے مل کر بنی ہوئی دنیا کے حالت علت میں چلے جانے) کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ اتھر وید کانڈ ۱۰ پر پاٹھک ۲۳ انوواک ۴ منتر ۳۸، ترجمہ رگوید بھاشہ صفحہ ۵۸ بحوالہ بالا"

یہ منتر بھی یہی کہہ رہا ہے کہ پرلے کے وقت ذرے بھی حالت علت یعنی قدرت خدا میں فنا ہو جاتے ہیں۔ یا داخل ہو جاتے ہیں۔

ایسے ہی اور بھی سیکڑوں منتر مل رہے ہیں جن سے ذروں کا مٹنا اور پیدا ہونا ثابت ہو رہا ہے بشرطیکہ غور کیا جائے اور بیجا تعصب سے الگ رہا جائے۔

(تیسری صورت) ذروں کی پیدائش قدرت خدا سے۔

۱۔ دو (شنا دکھانے والی) جنگم (متحرک) جیو (ذی روح)، اور جبین (ذی شعور دانشنا نہ کھانے والی) غیر ذی شعور اناج و زمین وغیرہ غیر ذی روح چیزیں یہ دونوں قسم کی کائنات اسی پرش کی قدرت سے پیدا ہوتی ہیں

یجر وید ادھیائے ۳۱ منتر ۴۔ ترجمہ رگوید آدی بھاشہ بھومیکا صفحہ ۳۰۷ بحوالہ بالا"

اس منتر نے یہ بتایا کہ دنیا کی ہر طرح کی چیزیں چاہے ذی روح ہوں یا غیر ذی روح

ذی شعور و غیر ذی شعور وغیرہ سب ہی خدا کی قدرت سے پیدا ہوئی ہیں، پھر سماجی بھائیوں کا ذرّوں (پرمانوں) کو دنیا کی ان تمام چیزوں سے الگ کر کے اسے انادی (ازلی) ماننا کہاں تک درست ہو سکتا ہے

۲۔ "اس پرمیشور نے زمین کو پانی سے اور پانی کو آگ سے، اور آگ کو ہوا سے اور ہوا کو آکاش سے اور آکاش کو پرکرتی سے اور پرکرتی (ذرّوں) کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۷۔ ترجمہ رگوید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۷۸ مطبوعہ بحوالہ بالا۔"

یہ منتر بھی صاف صاف بتا رہا ہے کہ ذرّے (پرمانوں) بھی قدرت خدا ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

۳۔ "اسی کی قدرت سے یہ تمام گوناگون کائنات پیدا و ظاہر ہوتی ہے، یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۹۔ ترجمہ رگوید بھاشیہ صفحہ ۷۹ بحوالہ بالا"۔

۴۔ "وہ ہر جگہ محیط و علیم کل پرمیشور جو اپنی قدرت کا بھی آتما اور ابتدائی عناصر لطیف کو پیدا کرنے والا عین راحت و نجات ہے..... الخ یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۱۔ ترجمہ رگوید بھاشیہ صفحہ ۸۰ بحوالہ بالا۔

یہ منتر تو صاف صاف کہہ رہا ہے کہ ابتدائی عناصر لطیف کو بھی ایشور ہی نے پیدا کیا ہے۔

۵۔ "وہ پرمے یعنی تمام ذرّوں سے مل کر بنی ہوئی دنیا کے حالت علّت میں

چلے جانے کے بعد بھی قائم رہتا ہی، تمام ۳۳ دیوتا اُسی برہم کے سہارے قائم رہتے ہیں
اتھروید کانڈ ۱۰، پرپاٹھک ۲۳ انوواک ۴ منتر ۳۸ ترجمہ رگوید آدی بھاشیہ
صفحہ ۸۰ بحوالہ بالا۔"
اس منتر میں تو صاف صاف ظاہر کر دیا ہی کہ دنیا کی تمام چیزیں حتیٰ کہ ذرّے
بھی اسی خدا کی ذات کے محتاج اور اسی سے وجود میں آتے ہیں۔

۶ "پرکرتی (ذرّات) وغیرہ اعلیٰ لطیف کائنات اور گھاس مٹی وغیرہ ادنیٰ مخلوقات
نیز انسان کے جسم سے لیکر آکاش تک متوسط درجہ کی کائنات، یہ تینوں قسم کی دنیا
پرمیشور نے اپنی علت سے پیدا کی ہی۔ اتھروید کانڈ ۱۰، انوواک ۴ ترجمہ رگوید
بھاشیہ بھومیکا صفحہ ۸۰ بحوالہ بالا۔

اس منتر نے تو کل باتوں کو صاف کر دیا ہی یعنی تینوں قسم کی دنیا خدا سے وجود میں
آئی چاہے وہ کثیف ہو یا لطیف اور خود پرکرتی یعنی ذرّات بھی۔
اس قسم کے منتر اور بھی بہت ہیں، ویدوں کا ہر دیکھنے والا بشرطیکہ انصاف
کا مادہ رکھتا ہو سیکڑوں منتروں میں خدا کے وحدہٗ لاشریک ہونے اور ذرّات
و روح وغیرہ تمام دنیاوی چیزوں کو اسی کی ذات سے وجود میں آنے کا کافی ثبوت
پائے گا، وید نے بھی اپنی اُمّت کو یہی تعلیم دی ہی کہ مثل مسلمانوں کے وہ لوگ خدا کو ہر تر
کو ہر طرح سے واحد فی الذات واحد فی الصفات اور واحد فی الافعال
مانیں نہ یہ کہ توحید کا دعویٰ تو ضرور ہو مگر دوسری مخلوق چیزوں کو اس کا شریک بنا دیا جائے
اب ہم طوالت کے ڈر سے صرف ایک اور منتر پیش کر کے اپنے اس باب کو ختم کرتے ہیں

ہے،، وشنو نے اس تمام کائنات کو تین قسم کا بنایا اور پرمان (یعنی پرکرتی اور پرمانو ذرات) وغیرہ دنیز اپنی قدرت سے اس تمام عالم کو اور اس کے اندر جس قدر ہیں ان سب کو تین درجوں میں قائم کیا اور جس قدر کثیف اور غیر روشن عالم ہیں اسکو زمین پر قائم کیا اور جس قدر لطیف مثل ہوا یا ذرّے وغیرہ ہیں وہ سب خلا بالائے زمین ہیں اور پر نور مثل سورج وغیرہ ہیں اُن کو آکاش میں قائم کیا ہے، اس تین قسم کے عالم کو ایشور نے بنایا۔ یجر وید ادھیاۓ ۵ منتر ۱۵ ترجمہ رگوید آدی بھاشیہ بھومیکا صفحہ ۱۷۰ مطبوعہ آریہ پرتشٹھ سبھا سد آریہ سماج لاہور مطبوعہ ۱۹۱۴ء بار سوم،،

منتر کی یہ عبارت کہ "اس تین قسم کے عالم کو ایشور نے بنایا" اور اوپر تین قسم کے عالم کی تشریح میں عالم لطیف اور خاص کر ذرّوں کا نام لینا، یہ خود اشارہ ہے کہ دنیا کی کوئی چیز مراد اس سے کہ وہ کثیف طرح کی ہو یا لطیف طرح کی بلکہ منورات بھی کل کو خدائے برتر نے پیدا کیا ہے۔ کوئی چیز اس کی ذات جیسی قدیم و ازلی (انادی) نہیں ہے۔

آپ سارا کا سارا وید الٹ ڈالیں لیکن کسی منتر میں آپ کو یہ صاف صاف ہرگز نہیں ملے گا کہ پرمانوں (ذرات) خدا کی ذات کے ساتھ ساتھ ہمیشہ سے موجود چلے آتے ہیں اور خدا ان کا پیدا کرنیوالا ہے۔ ہاں اگر کسی جگہ پر کچھ مل سکتا ہے تو اتنا ہے کہ اس کائنات یعنی دنیا کو پرکرتی۔ پرمانوؤں اور اپنی قدرت

سے پیدا کیا، لیکن یہ سمجھ کا پھیر ہے کہ اس سے ذرّوں کے قدیم ہونے کا شبہ پیدا کر لیا جائے، بلکہ اس سے صرف اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے ذرات اور تمام چیزوں سے ضرور سابق ہیں مگر آیا وہ خود پیدا نہیں ہوئے ہیں ہرگز نہیں نکل سکتا بلکہ برخلاف اس کے ذرات کا پیدا ہونا، اور پرلے کے وقت مٹ جانا یہ تمام باتیں متعدد منتروں سے صاف صاف ثابت ہو رہی ہیں جنھیں ہم نے سابق کے بابوں میں منتروں کے ساتھ ساتھ پوری طرح واضح کر دیا ہے۔ پس غور و فکر اور منتروں پر توجہ ضروری ہے

(آخری غرض)

وید کی تعلیم توحید کی طرف، اور یہ کہ بجز ذات خدا کے اور کوئی چیز اس کی صفات میں شریک نہیں حتی کہ ذرے بھی،

"وہ اس پرمیشور کے علاوہ کوئی بھی دوسرا، تیسرا، چوتھا، پانچواں، چھٹا، ساتواں، آٹھواں، نواں یا دسواں ایشور نہیں"، تھروید کانڈ ۱۳ انوواک ۴ منتر ۱۶، ۱۷، ۱۸

ترجمہ رگوید آدی بھاشیہ بھومیکا صفحہ ۵۸ مطبوعہ لاہور، بحوالہ بالا"

یہ منتر یہ کہہ رہا ہے کہ سوائے ذات خدا کے اور کوئی ایشور دوسرا نہیں ہے، اس لیے اگر ہم ذرّوں کو اس کے ساتھ ہمیشہ سے موجود مانیں تو پھر صفت میں شرکت ہو جائیگی اور یہ خصوصیت کہ خدا جس طرح خود تمامی کائنات سے علٰحدگی رکھتا ہے اس کے صفات افعال بھی ضروری ہے جدا طرز کے ہونگے یعنی یہ کہ اس کے صفات عین ذات یعنی کسی دوسرے کی شرکت ہو ہی نہیں سکتی اور کائنات کے صفات زائد بر ذات یعنی ایک ایک صفت متعدد مخلوقات

میں مشترک ہو سکتی ہے پس یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اگرچہ وہ خدا موجود ہونے میں ہماری ہی طرح موجود سمجھا جاتا ہے مگر سچ یہ سمجھ ہمارے دائرہ مخلوقیت کی کوتاہی ہے ورنہ ہمارا وجود اور طرح کا وجود ہے، اور اس کا اور، ہماری حیات، علم، سمع وغیرہ تمام اوصاف اور طرح کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس کے اور طرح کے۔ پس اب ذرّات کا وجود اس کے ساتھ کیونکر ممکن ہے بلکہ اس کا وجود اپنی خصوصیات کی وجہ سے صرف اپنی ذات میں محدود ہے، اور اس کی ہستی ذرّات کی ہستی سے بالکل ہی الگ ہے۔

اب ہم آخر کلام میں دیاس جی کی شرح جو سوتر ۲۴ پاوا ادھیائے ا یوگ شاستر میں ہے لکھکر اپنے کلام کو ختم کرتے ہیں۔

"...... سوال یہ ہے کہ ایشور کی غیر فانی اور اعلیٰ قدرت (یعنی علت مادی) وغیرہ با علت ہیں یا بے علت اھ۔

تو اس کی علت شاستر (علم) ہے اور پھر شاستر اس صفت کاملہ کی علت ہے اور شاستر و صفت کاملہ دونوں اس ایشور کی ذات میں قائم ہیں، اور اس کے ساتھ ان کا ازلی تعلق ہے اسی وجہ سے وہ سدا ایشور ہے اور سدا مکت (نجات) ہے نہ کوئی اس کے برابر ہے نہ اس سے برتر، نہ کسی کو اس کے برابر یا اس سے برتر قدرت حاصل ہے یعنی جس کسی میں غیر متناہی قدرت حاصل ہے وہ ایشور ہی ہے، اس کے برابر کسی دوسرے کی قدرت نہیں کیونکہ اگر دو ہمسر ہوں تو ان میں سے ایک کو

سبقت دی جائے گی یعنی کوئی پہلے سے ہوگا کوئی بعد سے اور ایک کے افضل ثابت ہونے پر دوسرے کو کمتر ماننا پڑے گا۔ کیونکہ دو چیزیں ایک وقت میں برابر ہوں تو اس سے مطلب برابری نہیں ہو سکتی کیونکہ ضرور اختلاف طبعی ہوگا، اس لیے جس کی قدرت افضل جس کا کوئی ہمسر نہیں وہ ایشور ہے اور وہ جیو سے الگ ہے"

ویاس جی کی یہ موحدانہ تقریر واقعی قابل توجہ ہے؟

آپنے اعلیٰ قدرت کے بعد قوس کے اندر یعنی علّت مادی لکھکر یہ بات واضح کردی ہے کہ مخلوقات عالم کے وجود کے لیے جس مادہ (ذروں) کی ضرورت ہے وہ درحقیقت خدا کی ذات سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اس کی اعلیٰ قدرت ہی علّت مادی ہے یعنی اُسی قدرت کے ذریعہ تمامی کائنات وجود میں آئی ہے، اور پھر اس قدرت پر اس کا علم محیط ہے۔ آگے چل کر آپ علم وصفت کاملہ دونوں کو اس کی ذات میں قائم کرکے اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ کہیں کوئی شخص قدرت کو علّت مادی جان کر اس کی ذات سے الگ نہ سمجھ لے کیونکہ اس سے پھر ایشور کی احتیاج ایک دوسری چیز کی طرف لازم آجاتی ہے اس لیے آپنے واضح کردیا کہ یہ اس کی قدرت بھی اس سے جدا نہیں ہے بلکہ اسی کی ذات میں ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ "ورنہ کوئی اس کے برابر ہے نہ اس سے برتر اور نہ کسی کو اس سے برتر قدرت حاصل ہے" یہ گویا توحید کی مزید نزہت فرمائی ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ "دو ہمسر اگر ہوں تو کسی ایک کو سبقت ضرور دی جائے گی، یعنی کوئی پہلے سے ہوگا اور کوئی

بعد میں ..... الخ یہ عبارت خود ذرّوں کے انادی (ازلی) ہونے کے مبطل ہیں کیونکہ خدا اور ذرّے آخر ان دونوں میں بھی کوئی ضروری سابق ہوگا؟ خدا کو سابق کہنے کے علاوہ ذرّوں کو آپ کہہ نہیں سکتے۔ پس ذرات کا انادی (ازلی) ہونا باطل ہوگیا۔

دیاس جی کی تقریر موحدانہ خیال میں مکمل ڈوبی ہوئی ہے اور اپنی عقلی دلیلوں سے اس طرح مضبوط کی ہوئی ہے جس میں شک و شبہ یا چون وچرا کی ذرّہ بھر بھی گنجائش نہیں ہے، ایسی واضح اور متیقن تحریر کے بعد اگر پھر بھی کسی کو ذرات کی ازلیت کا خیال باقی رہ جائے تو تعجب ہے! یا اسے ہٹ دھرمی کہی جا سکتی ہے، پس معلوم ہوا کہ ایشور کو کائنات کے موجود کرنے میں کسی دوسری چیز یا کسی دوسرے شریک کی ہرگز ضرورت نہیں؟ اور اگر علّت مادی کی ضرورت فرض بھی کر لی جائے۔ تو وہ علّت مادی خود اس کی قدرت ہوگی جو اسی میں قائم ہے نہ یہ کہ اس سے الگ کوئی چیز!

(اتمام شد)

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	محصول ڈاک
۶۳	شہدائے کربلا حصہ سوم	۴/	۱/
۶۴	خلافت و امامت ششم	۸/	۱/
۶۵	دی لاسٹ میسج آف حسین	۲/	۱/
۶۶	ہمارے رسوم و قیود	۲/	۱/
۶۷	شیعوں کی تازہ زندگی	۱/	۱/
۶۸	صحیفہ اعمال مترجم	عہ/	۱/
۶۹	مذہب شیعہ اور تبلیغ	۱/	۱/
۷۰	اسیری اہل حرم	۱۰/	۱/
۷۱	دی مشن آف حسین انگریزی	۱/	۱/
۷۲	نظام زندگی حصہ اول	۳/	۱/
۷۳	" " دوم	۵/	۱/
۷۴	حقیقت اسلام	۱۰/	۱/

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	محصول ڈاک
۷۵	مظلوم کربلا	۲/	۱/
۷۶	دی مارٹرڈم آف کربلا انگریزی	۱/	۱/
۷۷	تناسخ پر مختصر بحث	۳/	۱/
۷۸	نظام زندگی حصہ سوم	۷/	۱/
۷۹	حیات قومی	۱/	۱/
۸۰	جبر و اختیار	۱/	۱/
۸۱	مذہب و عقل	۹/	۱/
۸۲	حسین کا پیغام عالم انسانیت کے نام	۲/	۱/
۸۳	" گجراتی سندھی ترجمہ	۲/	۱/
۸۴	" ہندی ترجمہ	۱۰/	۱/
۸۵	" بنگالی ترجمہ	۲/	۱/
۸۶	قرآت ازلی نہیں اردو	۱/	۱/

حضرات!

لکھنؤ میں ملنے والی ہر علمی و مذہبی کتب ہم سے طلب فرمائیے

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	محصول ڈاک	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	محصول ڈاک
۱	کائنات قبل از اسلام	۲ر	۱/-	۱۶	میکدۂ اسلام	۳ر	۱/-
۲	قاتلان حسین کی گرفتاری	۸ر	۱/۲	۱۷	حصول اسلام کی حقیقت	۴ر	ار
۳	حج وبینات	عہر	۱/۲	۱۸	تقیہ	۲	۱/-
۴	ذخیرۃ الاحکام	۴ر	۱/۱	۱۹	میزان محبت	۳ر	ار
۵	صحیفۂ تجلی	۸ر	۱/۱	۲۰	تبرے کی حقیقت	۳ر	ار
۶	گل عصمت	۱۰ر	۱/-	۲۱	حسینؑ اور مذہب	ار	۱/-
۷	رجال بخاری حصہ دوم	۶ر	۱/۱	۲۲	فتح مبین	۳ر	۱/-
۸	رسول کی بیٹی	۲ر	۱/-	۲۳	الشیعہ	۳ر	ار
۹	تاریخ ازدواج	۸ر	۱/۱	۲۴	ثبوت تقیہ	۱۰ر	۱/-
۱۰	الہامی کلمات	۲ر	۱/۱	۲۵	ذاکری کی پہلی کتاب	۳ر	ار
۱۱	شہید اسلام	ختم		۲۶	حصہ دوم	۳ر	ار
۱۲	ثانی زہرا	عہر	۲	۲۷	شادی خانہ آبادی	۲ر	۱/-
۱۳	ہمارے رسولؐ	۲ر	ار	۲۸	گاؤکشی اور مسلمان	۴ر	۱/-
۱۴	ہماری خاتون جنت	۲ر	ار	۲۹	ہمارے نبیؐ	۱۰ر	۱/-
۱۵	قاتلان عثمان	۵ر	ار	۳۰	ہدایت الاطفال	ار	ار
	محافل و مجالس چہاردہ معصومینؑ	عہ	۲		شاہزادہ علی اصغرؑ	۶ر	۲

(ملنے کا پتہ) سکریٹری امامیہ مشن رجسٹرڈ نخاس لکھنؤ

پبلشر

سید مصطفیٰ احسن رضوی

سکریٹری

امامیہ مشن رجسٹرڈ

لکھنؤ